© rasailojaraid.com

آپ حیران ہوں گے کہ چاڈ سے جو پٹرول نکلتا ہے، وہ عالمی بنک کے قرضوں کی سرمایہ کاری سے کیمرون کی بندرگاہ کریبی (Karibi) تک ۷۰۰ میل لمبی پائپ لائن کے ذریعے پہنچا دیا جاتا ہے۔ وہاں سے عالمی بنک مختلف ممالک کو عالمی منڈی کے بھاؤ پر فروخت کردیتا ہے۔ اس سے چاڈ کو محض ساڑھے ۱۲ فی صد رائلٹی ملتی ہے جو صریح ظلم ہے۔ اس میں سے بھی جنوری ۲۰۰۶ء میں عالمی بنک نے ۱۲۵ ملین ڈالر کی رائلٹی کئی عذر ہاے لنگ کو جواز بنا کر منجمد کردی۔ اس کے علاوہ ایک سابقہ معاہدے کے مطابق فراہم کی جانے والی ۱۲۴ ملین ڈالر کی امداد بھی روک لی گئی۔ یوں ملک کی اس دولت پر بھی مقامی آبادی کا کوئی حق تسلیم نہیں کیا جارہا ہے۔ یہ ظلم جب تک دنیا میں جاری رہے گا، انسانیت آزادی اور چین کا سانس کیسے لے سکے گی؟ تیسری دنیا میں نہ معاشی آزادی ہے، نہ سیاسی حریت۔ دنیا ایک حقیقی انقلاب کی پیاسی ہے۔ سرمایہ پرستی کا سفینہ ڈوبے بغیر انقلاب نہیں آسکتا۔

امریکی مسلم خواتین کا نیا محاذ

رضی الدین سید°

امریکا یا یورپ میں بالخصوص ستمبر ۲۰۰۱ء سے مسلمان کے طور پر زندگی گزارنا عملی طور پر ایک جرم بن گیا ہے۔ ان کے خلاف بے شمار قوانین وضع کیے گئے ہیں۔ بظاہر ان اقدامات کا مقصد 'انتہاپسندوں' پر قابو پانا ہے لیکن عملاً تمام ہی مسلمان شک وشبہے کی نگاہ سے دیکھے جارہے ہیں۔ سیکورٹی چیک کے بہانے انھیں الگ کھڑا کردیا جاتا ہے، جب کہ بعض کو تو جہاز سے بھی اُتار لیا جاتا ہے۔ سیکڑوں مسلمانوں کو محض شبہے میں گرفتار کر کے ان کی زندگیوں کو تباہ کردیا گیا ہے جیسا کہ گذشتہ ماہ لندن کی ۲۳ سالہ ثمینہ ملک کو محض جہادی شاعری کی بنیاد پر دہشت گرد قرار دے دیا گیا تھا۔ امریکا اور کینیڈا میں مسجدوں اور اسلامی طرز کے اسکولوں کو غنڈا گردی کا نشانہ بنایا گیا ہے اور

° ڈائرکٹر، نیشنل اکیڈمی آف اسلامک ریسرچ، کراچی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حجاب پہننے والی خواتین پر آوازے کسے جاتے ہیں۔ ان اقدامات کو مغرب میں 'دہشت گردی کے خلاف جنگ' میں جائز قرار دیا جاتا ہے۔

اس ناروا سلوک پر مسلمان سراپا احتجاج ہیں۔ کینیڈا کے کئی اسکولوں اور جامعات میں مسلم طلبہ کو جب اس بنیاد پر نماز کی سہولت فراہم کرنے سے انکار کیا گیا کہ تعلیمی ادارے سیکولر بنیادوں پر قائم ہیں تو مقامی طلبہ کی ایک تنظیم 'اونٹاریو فیڈریشن آف اسٹوڈنٹس' نے تعلیمی اداروں پر چھا جانے والے 'اسلاموفوبیا' کے خلاف جدوجہد کا اعلان کیا ہے۔

امریکی مسلم خواتین کی ایک تنظیم نیشنل ایسوسی ایشن آف مسلم امریکن وومن، ناما (NAMAW) نے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے باقاعدہ قانونی جدوجہد کا آغاز کیا ہے۔ اس تنظیم نے امریکی محکمۂ انصاف کے پاس جنوری ۲۰۰۷ء میں امریکی عربوں اور مسلمانوں کے خلاف صہیونی لابی کی حرکتوں پر مبنی ایک شکایت درج کرائی تھی جس میں سول رائٹس ڈویژن کے سربراہ مارک کیپل ہوف سے استدعا کی گئی تھی کہ وہ اس امر کی تحقیقات کرائے کہ کئی شخصیات اور اداروں نے قانون نافذ کرنے والے امریکی اداروں کو گمراہ کن اور حد سے زیادہ سیاسی اطلاعات فراہم کی ہیں جن کا مقصد امریکی عربوں اور مسلمانوں کے خلاف مالی، سماجی، قانونی اور سیاسی ماحول پیدا کرنا ہے تاکہ ان کے ساتھ مذہبی امتیاز پر مبنی پالیسی بنائی جاسکے اور انھیں پوچھ گچھ کے مرحلوں سے گزارا جاسکے۔ درخواست میں کہا گیا تھا کہ اس وجہ سے مسلمانوں کو ان کے جائز آئینی حقوق سے بھی دستبردار کیا جارہا ہے۔

ناما کسی ایسے فرد یا ادارے کو براہِ راست نامزد کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتی جسے وہ امریکی عرب اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کا اور ان کی ساکھ متاثر کرنے کا ملزم گردانتی ہو۔ اس کے نزدیک اس جرم کا ارتکاب کرنے والی شخصیات و تنظیمات میں امریکن اسرائیل پبلک افیئرز کمیٹی (AIPAC)، امریکن جیوش کمیٹی (AJC)، اینٹی ڈیفامیشن لیگ (ADL)، امریکن جیوش کانگرس (AJC)، جیوش کونسل آن پبلک افیئرز (JCPA) ہیں، اور شخصیات میں اسٹیوایمرسن، ڈینیل پائپس، ریٹا کاٹز، اسٹیون شوائز اور ایوئن کوہل مین وغیرہ شامل ہیں۔ ان تنظیمات اور شخصیات نے ایسی تقریریں اور بیانات نشر کیے جن کی بنیاد پر امریکی عربی اور عام مسلمانوں کے خلاف معاندانہ ماحول پیدا ہوا اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انھیں شہری آزادیوں اور حقوق سے دستبردار ہونا پڑا۔

اپنی عرضداشت میں ناما کی چیئرپرسن ڈاکٹر انیسہ عبدالفتاح نے مذکورہ شخصیات کی تقریروں، تحریروں اور بیانات کو منسلک کیا ہے جن کے باعث بعض اوقات نفرت انگیزی کی انتہا کردی گئی ہے، اور سرکاری محکمہ جات کو مسلمانوں کے خلاف مغالطے میں مبتلا کیا گیا ہے جن میں امریکی کانگریس بھی شامل ہے۔ اس نفرت انگیز مواد کی نشرواشاعت کا مقصد یہ تھا کہ عربوں اور مسلمانوں کے خلاف ایسے قوانین منظور کروائے جائیں جن سے ان کے آئینی حقوق پر ڈاکا ڈالا جاسکے۔ عرضداشت میں خصوصی طور پر یونائیٹڈ اسٹیٹس انسٹی ٹیوٹ فار پیس کے سابقہ بورڈ ممبر ڈینیل پائپس کے ایک حالیہ مضمون کا حوالہ دیا گیا ہے جو نیو یارک پوسٹ کی ۲۶ دسمبر ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں بعنوان 'فاشسٹوں اور کمیونسٹوں کو شکست دینے کے بعد کیا اب مغرب 'اسلام پسندوں' کو بھی شکست دے سکتا ہے؟' شائع ہوا ہے۔ واضح رہے کہ ڈینیل پائپس اسلام دشمنی کی ایک طویل تاریخ رکھتا ہے۔ اس نے خود کہا تھا کہ اسلام پسند، مقدس اسلامی قوانین، یعنی شریعت کے مطابق زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر انیسہ عبدالفتاح لکھتی ہیں: ''اگر ہم ڈینیل کی مذکورہ تعریف کو قبول کرلیں جیسا کہ امریکا میں قانون نافذ کرنے والے اور پالیسی بنانے والے اداروں نے عام طور پر اسے قبول کیا ہوا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ امریکا دنیا کے ہر مسلمان حتیٰ کہ خود مذہب اسلام سے بھی حالتِ جنگ میں ہے۔ ڈینیل پائپس کے نزدیک مسلمانوں کی قانونی سرگرمیاں، ان کی غیرقانونی سرگرمیوں سے کہیں زیادہ دُوررس چیلنج کو جنم دیتی ہیں کیونکہ اس طرح امریکا میں سیاسی معاملات میں صہیونی اجارہ داری پر زد پڑتی ہے۔

کسی بھی قسم کا ابہام باقی نہ رہنے دینے کے لیے ڈاکٹر فتاح نے امریکی محکمۂ انصاف کو دوٹوک الفاظ میں لکھا ہے کہ:

۱- یہودی تنظیموں اور سرگرم افراد نے یہاں امریکا میں مسلمانوں، عربوں اور سفید فام قوم پرست تنظیموں پر مشتمل اپنے 'دشمنوں' کی ایک فہرست تیار کی ہے جس میں ان افراد اور گروہوں کو نامزد کیا گیا ہے جو اسرائیلی ریاست کے لیے خطرہ یا دشمن تصور کیے جاتے ہیں۔

۲- ان یہودی تنظیموں نے مسلمانوں، عربوں اور خود اسلام کے خلاف رائے عامہ کو گمراہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنے کے لیے اپنے مالی وسائل اور سیاسی اثر ورسوخ کو استعمال کیا ہے تاکہ سیاسی مقاصد کے لیے انھیں غیر مؤثر کیا جائے، انھیں جائز آئینی و قانونی حقوق سے محروم کیا جائے اور اسلام کی عطا کردہ آزادی پر قدغن لگائی جائے۔

ناما کی طرف سے دائر کردہ اس کی درخواست میں امریکی محکمۂ انصاف سے استدعا کی گئی ہے کہ مذکورہ شکایات کی تحقیقات کی جائیں اور اس قسم کے اقدام کے خاتمے کے لیے ضروری کارروائی کی جائے، تاہم سیاسی اثرورسوخ کی بنا پر صہیونی لابی کے خلاف کوئی مناسب اقدام اٹھائے جانے کی امید کم ہے۔ لیکن نتائج کی پروا کیے بغیر ناما اور اس کی چیئرپرسن کے اس اقدام کی داد ضرور دی جانی چاہیے کہ انھوں نے صہیونی لابی کے نفرت انگیز اقدام کو سرکاری سطح پر نمایاں کیا ہے جس کی وجہ سے کئی عشروں سے امریکی پالیسیاں صہیونیوں کی یرغمال بنی ہوئی ہیں۔

النور جیولرز

زیورات کی دُنیا میں انقلابی فوائد کے ساتھ

- ہمارے ہاں زیورات بغیر ٹانکہ کے جدید طریقے سے تیار کیے جاتے ہیں۔
- ہمارے تیار کردہ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی لہٰذا ہمارے زیورات آپ کا محفوظ سرمایہ ہیں جنھیں آپ کسی بھی وقت کیش کراسکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ لوگوں نے ہمیں اپنے بھرپور اعتماد سے نوازا ہے

ہمارا معیار ہی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے

امید ہے کہ نہ صرف آپ ہمیں خدمت کا موقع دیں گے بلکہ اپنے عزیز و اقارب کو بھی ان فوائد سے آگاہ کریں گے

○ دکان نمبر F/461 ، نزد لاجواب فروٹ چاٹ، صرافہ بازار (بھابڑا بازار) راولپنڈی

فون: 051-5539378۔ محمد فیض اللہ چوہان، موبائل: 0321-5032088، ندیم اللہ چوہان، موبائل: 0321-5008387

○ نیو برانچ: سوق ادریس علی پلازہ، مری روڈ، راولپنڈی

فون: 051-5552209۔ محمد اکرام اللہ چوہان، موبائل: 0300-5806700، ضیاء اللہ چوہان، موبائل: 0300-5802209

© rasailojaraid.com